اسلامیات کلاس پنجم (تمام سوالات کے جوابات)

مختصر جوابات:

- **آخرت پر ایمان رکھنے کا کیا مطلب ہے؟**

آخرت پر ایمان رکھنے کا مطلب ہے موت کے بعد کی زندگی پر یقین رکھنا، جس میں تمام انسانوں کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہو گا۔

***اس بات پر یقین رکھنا کہ دینا عارضی ہے اور یہ زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی۔ پھر اللہ تعالی دوبارہ زندہ کرے گا۔ اس دن ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔**

- **حدیث مبارکہ کی روشنی میں دنیا کی حقیقت کیا ہے؟**

حدیث مبارکہ کی روشنی میں دنیا ایک عارضی اور فانی جگہ ہے، اور آخرت ہی اصل اور دائمی زندگی ہے۔

دنیا کی مختصر اور آخرت کی ابدی زندگی کے بارے میں حضرت محمد نے فرمایا: دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جس طرح اجنبی یا راہ چلتا مسافر (صحیح بخاری)

دنیا عمل کی جگہ اور آخرت بدلے کی جگہ ہے۔ انسان کو دنیا میں آزمائش کے لیے بھیجا گیا ہے اور اسے آخرت میں اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہے۔ جو لوگ دنیا میں نیک عمل کریں گے وہ آخرت کی زندگی میں کامیاب ہوں گے اور جو لوگ دنیا میں برے عمل کرتے ہیں، وہ ناکام ہوں گے۔

- **قرآن مجید میں موجود آخرت کے کوئی سے تین نام لکھیں۔**

یوم القیامہ، یوم الدین، دار الاخرہ۔

یوم القیامہ۔ یوم الحاقہ۔ یوم الحساب۔ یوم الدین

- **آخرت میں کامیابی کا انحصار کس بات پر ہے؟**

آخرت میں کامیابی کا انحصار نیک اعمال اور اللہ کی رضا پر ہے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم زندگی دین اسلام کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ اور اس کے رسول نے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا ہے ان پر عمل کریں اور جن کاموں سے روکا ہے ان سے رک جائیں۔

تفصیلی جواب:

قرآن وحدیث کی روشنی میں آخرت کی اہمیت:

آخرت پر ایمان اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں آخرت کی اہمیت کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ آخرت وہ جگہ ہے جہاں ہر انسان کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ نیک اعمال کرنے والوں کو جنت ملے گی، اور برے اعمال کرنے والوں کو جہنم۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

"اور ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے، اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیے جاؤ گے۔ پس جو شخص آگ سے ہٹادیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے بے شک وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔" (سورہ آل عمران: 185)

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ آخرت ہی اصل کامیابی کی جگہ ہے۔ دنیا کی زندگی عارضی ہے، اور آخرت کی زندگی دائمی۔ اسی لیے، ہمیں دنیا میں نیک اعمال کرنے چاہئیں تاکہ ہم آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات:

عقیدہ آخرت انسانی زندگی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس عقیدے سے انسان میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اسے اپنے ہر عمل کا حساب دینا ہوگا، اس لیے وہ برے کاموں سے بچتا ہے اور نیک کاموں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ عقیدہ آخرت انسان کو امید اور حوصلہ بھی دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر اس نے دنیا میں نیک کام کیے ہیں، تو اسے آخرت میں اس کا اجر ضرور ملے گا۔ اس امید سے انسان کو مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمت ملتی ہے۔ عقیدہ آخرت انسان کو انصاف پر یقین رکھنے والا بناتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا میں اگر کسی کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے، تو آخرت میں اسے ضرور انصاف ملے گا۔ اس یقین سے انسان کو صبر اور تحمل ملتا ہے۔ اس طرح عقیدہ آخرت ایک انسان کو اچھا اور پرامن شہری بناتا ہے۔

1 آخرت

قرآن اور حدیث کی روشنی میں آخرت کی اہمیت واضح کریں؟

آخرت کا مفہوم. آخرت کا مطلب ہے کہ اس بات پر یقین رکھنا کہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اور یہ زندگی ایک دن ختم ہو جائے گی۔ اس دن اللہ تمام لوگوں کو دوبارہ زندہ کریں گے اور جن کے اچھے اعمال ہوں۔ اُن کو جنت میں داخل کرے گا اور جن کے اعمال برے ہوں گے اُن کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اُس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اُسے دیکھ لے گا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور آخرت پر وہی یقین رکھتے ہیں۔

دنیا کی مختصر اور آخرت کی ابدی زندگی کے بارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دنیا میں اس طرح زندگی بسر کرو جس طرح اجنبی یا راہ چلتا مسافر

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں

عقیدہ آخرت کے انسانی زندگی پر اثرات

انسان کے اندر نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

انسان جھوٹ بولنے اور دیگر برائیوں سے رک جاتا ہے۔

انسان اللہ تعالی کی نافرمانی سے بچ جاتا ہے۔

عقیدہ آخرت سے انسان میں اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

اس سے آخرت میں انسان میں جواب دہی کا احساس پیدا ہوتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم دنیا کی زندگی اللہ اور اس کے رسول کے فرمان کے مطابق گزاریں

مختصر جوابات:

- **عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

"محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے خاتم ہیں، اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔" (سورہ الاحزاب: 40)

ترجمہ: نہیں ہیں محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (سورہ الاحزاب: 40)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ
وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (سورۃ الاحزاب، آیت:40)

- **سنت نبوی کا مفہوم بیان کریں۔**

سنت نبوی سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال، افعال اور وہ اعمال ہیں جن کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تائید فرمائی۔

سنت کے معنی طریقے کے ہیں۔ سنت نبوی سے مراد نبی اکرم کا زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، گفتگو کرنے، لین دین اور عبادت میں جو طریقہ اختیار کیا ہے، وہ سنت میں شامل ہے۔

- **اطاعت رسول ہم سے کیا تقاضا کرتی ہے؟**

اطاعت رسول ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر حکم کو مانیں اور ان کے نقش قدم پر چلیں۔

آپ ﷺ نے جن کاموں کا حکم دیا ہے ان پر عمل کرے اور جن جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سے رک جائے۔

- **سُنّتِ نبوی کی پیروی کیوں ضروری ہے؟**

سنت نبوی کی پیروی اس لیے ضروری ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے اور اس میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔

سنت کو جانے بغیر قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل کرنا ممکن نہیں ان کی تفصیل اور طریقہ سنت نبوی سے معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے رسول اکرم کے اسوہ حسنہ کو تمام اہل ایمان کے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ ہر کام کی انجام دہی میں سنت نبوی سے راہ نمائی لینی چاہیے تا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا اور دینا و آخرت میں کامیابی حاصل ہو۔

تفصیلی جوابات:

- **قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم اور اہمیت بیان کریں۔**

عقیدہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک ہے۔اس عقیدے کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔اس عقیدے کی اہمیت یہ ہے کہ یہ اسلام کی تکمیل کا اعلان کرتا ہے اور مسلمانوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

- **سنت نبوی عبادات اور معاملات میں ہماری کس طرح رہنمائی کرتی ہے؟**

سنت نبوی عبادات اور معاملات میں ہماری مکمل رہنمائی کرتی ہے۔عبادات میں، سنت نبوی ہمیں نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کے طریقوں کی تعلیم دیتی ہے۔معاملات میں، سنت نبوی ہمیں تجارت، نکاح، طلاق اور دیگر معاشرتی امور کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔سنت نبوی ہمیں یہ بھی سکھاتی ہے کہ ہمیں اپنے والدین، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دیگر لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے۔سنت نبوی کی پیروی کرنے سے ہم ایک کامیاب اور خوشحال زندگی گزار سکتے ہیں۔

قرآن وسنت کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کے مفہوم اور اہمیت بیان کریں؟

عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کیلئے دنیا میں ایک لاکھ 24ہزار نبی اور رسول بھیجے سب نے لوگوں کو ایک اللہ کی عبادت کرنے کی تعلیم دی جب آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لائے آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا اسی لیے آپ کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے اور جو شخص آپ کے بعد کسی رسالت یا نبوت کا دعوی کرے گا وہ جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اس عقیدہ کو ختم نبوت کہتے ہیں۔قرآن مجید میں ارشاد ہے

ترجمہ محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور نبیوں کی نبوت کی مہر(یعنی اس کو ختم کردینے والے)ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے،

حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا

میری اور مجھ سے پہلے کے تمام انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک گھر بنایا اور اس میں ہر طرح کی زینت پیدا کی لیکن ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔اب تمام لوگ آتے ہیں اور مکان کو چاروں طرف گھوم کر دیکھتے ہیں اور تعجب میں پڑ جاتے ہیں لیکن یہ بھی کہتے جاتے ہیں۔کہ یہاں پر ایک اینٹ کیوں نہ رکھی گئی؟تو میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

سنت نبوی عبادات اور معاملات میں ہماری کسی طرح رہنمائی کرتی ہے؟

سنت نبوی عبادات اور معاملات میں ہماری مکمل رہنمائی کرتی ہے قرآن مجید میں عبادات، نماز، روزہ، زکوۃ کی فرضیت کا ذکر ہے مگر اُن کی تفصیل کا ذکر نہیں ان کی تفصیل اور طریقہ ہمیں سنت نبوی سے معلوم ہوتا ہے۔نماز کے کتنے واجبات ہیں۔اسی طرح زکوۃ کا نصاب کیا ہے؟صاحب نصاب کسے کہتے ہیں؟پھر حج کے احکامات کے بارے میں مکمل تفصیل ہے اسی طرح معاملات جیسا کہ لین دین، تجارت، نکاح وغیرہ ان سب کا ذکر قرآن مجید سے ملتا ہے مگر ان کی تفصیل اور ان کے احکامات ہمیں سنت نبوی سے معلوم ہوتے ہیں۔

مختصر جوابات:

- **زکوۃ کی فرضیت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

"اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"۔(سورہ البقرہ: 43)

ترجمہ: اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ کو عمدہ قرض دو (سورۃ المزمل آیت: 20)

- **زکوۃ کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔" (صحیح بخاری)

حدیث نبوی ﷺ: جو شخص اللہ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے اس کے لیے وہ چیز سات سو گنا بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے۔(جامع ترمذی: 1625)

- **صاحب نصاب کسے کہتے ہیں؟**

صاحب نصاب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس مقررہ حد تک مال موجود ہو جس پر زکوۃ فرض ہوتی ہے۔

جس کے پاس ایک خاص مقدار میں مال جمع ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے

- **معاشرے میں غربت کا خاتمہ کیسے ممکن ہے؟**

معاشرے میں غربت کا خاتمہ زکوۃ کی صحیح تقسیم، روزگار کے مواقع فراہم کرنے اور تعلیم کے ذریعے ممکن ہے۔

زکوۃ ادا کرنے سے معاشرے میں موجود تمام افراد کی بنیادی ضرورتیں پوری ہوں گی جس سے معاشرتی ترقی اور خوش حالی ہو گی

تفصیلی جوابات:

- **قرآن وسنت کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت اور احکام واضح کریں۔**

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر کیا گیا ہے، جو اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ زکوٰۃ ایک مالی عبادت ہے جو صاحب نصاب مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس کا مقصد مال کو پاک کرنا اور معاشرے میں معاشی توازن قائم کرنا ہے۔ زکوٰۃ کے احکام میں یہ شامل ہے کہ یہ سال میں ایک بار ادا کی جاتی ہے، اور اس کی شرح مختلف قسم کے مال پر مختلف ہوتی ہے۔ زکوٰۃ سونے، چاندی، نقدی، تجارتی مال اور مویشیوں پر فرض ہے۔

- **زکوٰۃ کے چند فوائد اور معاشرتی اثرات تحریر کریں۔**

زکوٰۃ کے بہت سے فوائد ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

- یہ مال کو پاک کرتی ہے اور دل کو لالچ سے پاک کرتی ہے۔
- یہ غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرتی ہے۔
- یہ معاشرے میں معاشی توازن قائم کرتی ہے۔
- یہ معاشرے میں بھائی چارے اور ہمدردی کو فروغ دیتی ہے۔
- زکوٰۃ معاشرے پر مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ یہ غربت کو کم کرتی ہے، جرائم کو روکتی ہے اور معاشرے میں امن اور خوشحالی کو فروغ دیتی ہے۔ زکوٰۃ ایک ایسا نظام ہے جو اگر صحیح طریقے سے نافذ کیا جائے تو معاشرے کو بہت سے مسائل سے نجات دلا سکتا ہے۔

- زکوۃ

قرآن وسنت کی روشنی میں زکوۃ کی اہمیت اور احکام تواضع کریں

زکوۃ کا مفہوم: زکوۃ کے منی پاک ہونا اور بڑھنا۔ زکوۃ سے مراد سال میں ایک مرتبہ اپنے مال کا مقررہ حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

زکوۃ کی اہمیت : زکوۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔ یہ مالی عبادت ہے اللہ تعالی نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر نماز کے ساتھ زکوۃ کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

ترجمہ "اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ تعالی کو نیک نیتی سے اور خلوص نیت سے قرض دیتے رہو" اللہ تعالی کی راہ میں مال خرچ کرنے والے کو بہت اجر و ثواب ملتا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا دو جو شخص اللہ تعالی کی راہ میں کوئی چیز خرچ کرے۔ اس کے لیے وہ چیز سات سو گنا بڑھا کر لکھ دی جاتی ہے

: " زکوۃ کے احکام

زکوۃ ادا کرنا ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے صاحب نصاب اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس ایک خاص مقدار میں مال جمع ہیں اور اسکو ایک سال گزر جائے۔ نصاب زکوۃ سے مراد مال کی وہ مقدار ہے جس پر زکوۃ فرض ہو جاتی ہے اس کا نصاب یہ ہے ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی یا اسی قیمت کے برابر نقدر قم

مصارف زکوۃ سے مراد ہے وہ مستحق لوگ جن کو زکوۃ دینے کا حکم ہے اور مصارف زکوۃ تو آٹھ ہیں

زکوۃ کے فوائد اور معاشرتی اثرات تحریر کریں۔

: زکوۃ کے فوائد

زکوۃ ادا کرنے سے اللہ تعالی کی رضا اور قرب حاصل ہوتا ہے۔

زکوۃ ادا کرنے سے مال پاک ہو جاتا ہے۔

زکوۃ ادا کرنے سے مال میں کمی نہیں آتی بلکہ اللہ تعالی کی طرف سے برکت شامل ہوتی ہے

زکوۃ ادا کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔

زکوۃ ادا کرنے سے معاشرے سے غربت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مختصر جوابات:

- **نماز جمعہ کے بارے میں قرآن مجید کی ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

ترجمہ: اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف (جلدی) چل پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمھارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٩﴾ (سورۃ الجمعہ، آیت: 9)

- **نماز جمعہ کے دو آداب لکھیں۔**

خطبہ خاموشی سے سننا۔

امام کے قریب بیٹھنا۔

مسجد میں جہاں جگہ ملے خاموشی سے بیٹھ جانا چاہیے

- **یوم جمعہ کی فضیلت کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ ان گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جو ان کے درمیان ہوتے ہیں جب تک کہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔" (صحیح مسلم)

نبی اکرم نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا پھر وہ نماز پڑھنے آیا اور خاموشی سے جمعہ کا خطبہ سنا تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (صحیح مسلم)

- **جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی کیا اہمیت بیان کی گئی ہے؟**

جمعہ کے دن درود پاک پڑھنے کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔

جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو، کیونکہ تمھارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے (سنن ابی داود)

تفصیلی جوابات:

- **جمعہ کے دن کو باقی ایام پر کیا فضیلت حاصل ہے؟**

جمعہ کا دن مسلمانوں کے لیے ہفتے کا سب سے افضل دن ہے۔اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا،اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انہیں جنت سے نکالا گیا۔اس دن ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔جمعہ کے دن نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے،جو مسلمانوں کے لیے ایک اہم عبادت ہے۔اس دن مسلمان اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں،جو انہیں دینی اور دنیاوی امور کے بارے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

- **نماز جمعہ کے معاشرتی فوائد تحریر کریں۔**

نماز جمعہ کے بہت سے معاشرتی فوائد ہیں:

- یہ مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کرتی ہے،جس سے ان میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔
- یہ مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی امور کے بارے میں آگاہی فراہم کرتی ہے۔
- یہ مسلمانوں کو برے کاموں سے بچاتی ہے اور نیک کاموں کی طرف راغب کرتی ہے۔
- اس سے معاشرے میں نظم وضبط قائم ہوتا ہے۔
- مسلمانوں کے درمیان باہمی ملاقات سے ایک دوسرے کے مسائل معلوم ہوتے ہیں اور ان کے حل کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔

جمعۃالمبارک کی فضیلت

جمعہ کے دن کو باقی ایام پر کیا فضیلت حاصل ہے؟

جمعہ المبارک کی اہمیت وفضیلت

جمعہ کا دن سب سے اہم اور افضل دن ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید الایام" یعنی تمام دنوں کا سردار قرار دیا ہے۔قرآن مجید میں مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان دی جائے تو نماز کے لئے دوڑے چلے آئیں۔اس دن اللہ کی خصوصی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

ترجمہ "مومنو! جب جمعے کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی یاد (یعنی نماز) کے لیے جلدی کرو اور خرید وفروخت ترک کر دو اگر سمجھو تو یہ تمھارے حق میں بہتر ہے۔

حضرت محمد جمعے کی فضیلت کے بارے میں فرمایا

جمعہ کا دن میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے جس میں کی گئی دعا اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

نماز جمعہ کے معاشرتی فوائد تحریر کریں؟

" "نماز جمعہ کے معاشرتی فوائد

نماز جمعہ کی ادائیگی سے محبت،اتفاق واتحاد کی فضا پروان چڑھتی ہے۔

ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہوتی ہے

مسلمانوں کے باہمی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں

نماز جمعہ کے خطبے میں دینی تعلیمات دی جاتی ہیں۔

نماز جمعہ مسلمانوں کی اصلاح اور تربیت کا ایک اہم ذریعہ ہے

مختصر جوابات:

- **عیدین سے کیا مراد ہے؟**

عیدین سے مراد مسلمانوں کے دو تہوار، عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں۔

دین اسلام مسلمانوں کو ایک سال میں خوشی منانے کے کئی مواقع فراہم کرتا ہے ان میں سے عید الفطر اور عید الاضحی ایسے ہی دو مواقع ہیں ان دونوں عیدوں کو عیدین کہتے ہیں

- **فطرانہ کسے کہتے ہیں؟**

فطرانہ عید الفطر کے موقع پر غریبوں میں تقسیم کیا جانے والا صدقہ ہے۔

نماز عید سے قبل مسلمان فطرانہ ادا کرتے ہیں عید الفطر کے موقع پر کچھ غلہ یا رقم بطور صدقہ غریبوں کو دی جاتی ہے اسے فطرانہ کہتے ہیں

- **عیدین کے موقع پر ہمیں غرباء اور مساکین کے ساتھ کیسے پیش آنا چاہیے؟**

عیدین کے موقع پر ہمیں غرباء اور مساکین کے ساتھ ہمدردی اور سخاوت سے پیش آنا چاہیے اور انہیں اپنی خوشیوں میں شریک کرنا چاہیے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم عیدین کو اللہ تعالی اور اس کے پیارے نبی کے احکامات کے مطابق منائیں اور مستحق لوگوں کو اپنی خوشیوں میں شریک کریں۔

- **عید کی نماز کے خطبہ میں مسلمانوں کو کن باتوں کا درس دیا جاتا ہے؟**

عید کی نماز کے خطبہ میں مسلمانوں کو اتحاد، بھائی چارے، سخاوت اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا درس دیا جاتا ہے۔

خطبے میں مسلمانوں کو آپس میں پیار و محبت اور ہمدردی کا درس دیا جاتا ہے۔ انھیں قربانی اور فطرانے کے مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہے۔

تفصیلی جوابات:

- **عیدین کی اہمیت اور آداب واضح کریں۔**

عیدین مسلمانوں کے لیے خوشی اور مسرت کے تہوار ہیں۔ عید الفطر رمضان المبارک کے روزوں کے بعد منائی جاتی ہے، جبکہ عید الاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی یاد میں منائی جاتی ہے۔ عیدین کے آداب میں یہ شامل ہے کہ مسلمان صاف ستھرے کپڑے پہنیں، عید کی نماز ادا کریں، ایک دوسرے کو مبارکباد دیں اور غریبوں اور مسکینوں کی مدد کریں۔

- **عیدین کے معاشرتی فوائد واثرات بیان کریں۔**

عیدین کے بہت سے معاشرتی فوائد اور اثرات ہیں:

- یہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتے ہیں اور ان میں اتحاد اور بھائی چارہ پیدا کرتے ہیں۔
- یہ غرباء اور مساکین کی مدد کرتے ہیں اور معاشرے میں معاشی توازن قائم کرتے ہیں۔
- یہ مسلمانوں کو خوشی اور مسرت فراہم کرتے ہیں اور ان کی ذہنی صحت کو بہتر بناتے ہیں۔
- یہ معاشرے میں سخاوت اور ہمدردی کے جذبات کو فروغ دیتے ہیں۔
- یہ تہوار باہمی رنجشوں کو ختم کرنے کا باعث بنتے ہیں۔

عیدین 3

عیدین کی اہمیت واحکام لکھیں

عیدین کی اہمیت واحکام

مسلمان رمضان المبارک کے روزے مکمل ہونے کی خوشی میں یکم شوال کو عید الفطر مناتے ہیں عید الفطر رمضان المبارک کا انعام ہے۔ نماز عید سے قبل مسلمان فطرانہ ادا کرتے ہیں اس کی وجہ سے غریب اور نادار لوگ بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔

عید الاضحی 10 ذوالحجہ کو منائی جاتی ہے یہ عید سنت ابراھیمی کو زندہ کرنے اور ان کی یاد میں منائی جاتی ہے جب حضرت ابراھیم علیہ السلام نے اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیل کو اللہ تعالی کے حکم سے قربان کرنے کے لیئے تیار کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے جانور قربان کرتے ہیں۔۔

مسلمان عید الفطر اور عید الاضحی نہایت گرم جوشی سے مناتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں ان عیدوں کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کی جاتی۔ عید کے دن سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد نماز فجر کے بعد مسلمان عید گاہ یا مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں عید کی نماز میں عام نماز سے کچھ زائد تکبیرات کہی جاتی ہیں۔ عید کے بعد امام خطبہ دیتا ہے اس خطبے میں مسلمانوں کو آپس میں پیار محبت اور ہمدردی کا درس دیا جاتا ہے اُنھیں قربانی اور فطرانے کی اہمیت سے آگاہ کیا جاتا ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اس خطبہ کو توجہ اور خاموشی سے سنیں

عیدین کے معاشرتی فوائد واثرات بیان کریں؟

" عیدین کے معاشرتی فوائد "

مسلمان ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔

معاشرے میں بھائی چارے اور غم خواری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

عید یں غریبوں اور مسکینوں کی امداد کا ذریعہ بھی ہیں۔

عیدیں کے موقع پر نمود و نمائش اور اسراف سے پرہیز کا رہے

مسلمانوں میں اتحاد و اتفاق سے رہنے ملنے جلنے ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شامل ہونے کی فضا پیدا ہوتی ہے

مختصر جوابات:

- **سفر معراج سے کیا مراد ہے؟**

سفر معراج سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں کی طرف رات کے وقت کیا جانے والا سفر ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے مسجد حرام سے مسجد اقصی اور پھر آسمانوں کی سیر کی۔ سفر معراج کے دو حصے ہیں پہلا حصہ بیت اللہ سے مسجد اقصی تک کا سفر ہے جسے اسرا کہا جاتا ہے جب کہ دوسرا حصہ بیت المقدس سے عرش معلی کا سفر ہے جسے معراج کہتے ہیں۔ معراج کے معنی بلندی اور اسرا کے معنی ہیں چلنا یا سیر کرنا۔

- **سدرۃ المنتہی کیا ہے؟**

سدرۃ المنتہی ایک بیری کا درخت ہے جو ساتویں آسمان پر واقع ہے، یہ وہ مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

- **بیت المعمور کون سی جگہ ہے؟**

بیت المعمور ساتویں آسمان پر واقع ہے، جہاں فرشتے عبادت کرتے ہیں۔

ساتویں آسمان پر نبی کریم کے لیے بیت المعمور ظاہر کیا گیا۔ بیت المعمور عین خانہ کعبہ کے اوپر ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں اور جو فرشتہ ایک بار طواف کر لیتا ہے پھر قیامت تک اس کی باری نہیں آئے گی۔

- **سفر معراج سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟**

سفر معراج سے ہمیں اللہ تعالی کی قدرت، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور نماز کی اہمیت کا سبق ملتا ہے۔

وقت کا چلنا اور فاصلوں کا سمٹنا اللہ تعالی کی قدرت سے ہے۔ اللہ تعالی جب چاہے وقت کی رفتار کو روک لے اور زمین و آسمان کے فاصلوں کو اپنی قدرت سے سمیٹ دے۔

تفصیلی جواب:

- **معراج النبی کا پس منظر اپنے الفاظ میں لکھیں۔**

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ نبوت کے دسویں سال پیش آیا۔اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو بہت سی مشکلات کا سامنا تھا۔مکہ کے مشرکین نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو بہت تکلیفیں دیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بھی ہو چکا تھا۔ان حالات میں اللہ تعالی نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کا شرف عطا فرمایا۔اس سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں کی طرف لے جایا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت اور جہنم کا مشاہدہ کیا اور اللہ تعالی سے ملاقات کی۔اس موقع پر اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا تحفہ عطا فرمایا۔معراج کا واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لیے ایک بہت بڑا حوصلہ تھا۔اس واقعے سے انہیں یقین ہوا کہ اللہ تعالی ان کے ساتھ ہے اور وہ ان کی مدد کرے گا۔

باب سوم سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

معراج النبی

معراج النبی کا پس منظر اپنے الفاظ میں لکھیں؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے چچا حضرت ابو طالب اور زوجہ خدیجہ کی وفات کے بعد بہت افسردہ تھے اللہ تعالی نے حضرت جبریل علیہ اسلام کے ذریعے سے آپ کو عرش پر بلایا تا کہ آپ اللہ تعالٰی کی نشانیوں کا مشاہدہ کر سکیں.

اس سفر کو معراج النبی کہا جاتا ہے جس میں حضرت محمد نے مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ اور پھر آسمانوں کی سیر کی۔اس سفر معراج کے دو حصے پہلا حصہ بیت اللہ سے مسجد اقصی تک کا سفر ہے جسے اسراء" کہا جاتا ہے۔دوسرا حصہ بیت المقدس" سے سدرۃ المنتہیٰ تک کا سفر ہے

سفر معراج کے بارے میں جاننے کے بعد کفار مکہ کا کیا رد عمل تھا؟ :

نبی کریم نے سفر معراج کا ذکر لوگوں سے کیا تو لوگوں نے آپ کا یقین نہیں کیا۔کچھ لوگ حضرت ابو بکر صدیق کے پاس آئے اور کہا۔کہ آپ کا دوست حضرت محمد آسمانوں کی سیر (معراج) کا ذکر کر رہے ہیں اس پر حضرت ابو بکر صدیق نے ان سے کہا کہ اگر یہ الفاظ آپ ﷺ کی زبان مبارک سے ادا ہوتے ہیں تو میں اس کی تصدیق کرتا ہوں

مختصر جوابات:

- **اہل مدینہ نبی اکرم کی بعثت کے بارے میں کیسے جانتے تھے؟**

اہل مدینہ یہودیوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے میں جانتے تھے، جو پہلے سے ہی آخری نبی کی آمد کی خبر دیتے تھے۔

ایک روز عقبہ کے مقام پر آپ ﷺ کی ملاقات یثرب کے چھے افراد سے ہوئی ان لوگوں نے نبی ﷺ کی آمد کے بارے میں مدینہ منورہ کے یہود سے سن رکھا تھا۔

- **نبی اکرم نے نبوت کے بارھویں سال کسی صحابی کو معلم بنا کر بھیجا اور کیوں؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو معلم بنا کر بھیجا تاکہ وہ اہل مدینہ کو قرآن کی تعلیم دیں اور انہیں اسلام کی بنیادی باتوں سے آگاہ کریں۔

اہل یثرب نے آپ سے درخواست کی کہ آپ ﷺ ہمارے ساتھ کوئی معلم بھیجیں جو ہمیں قرآن مجید کی تعلیم دے چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر کو ان لوگوں کے ساتھ مدینہ منورہ بھیج دیا۔

- **نبی اکرم نے اہل مدینہ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ

اے اہل یثرب میرا جینا مرنا تمھارے ساتھ ہوگا تمھارا خون میرا خون ہے اور تم میرے ہو میں تمھارا ہوں

- **نبی اکرم نے کن باتوں پر بیعت لی؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید، اطاعت رسول اور اسلام کی مدد کرنے پر بیعت لی۔

ہم اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ چوری نہیں کریں گے۔ اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے۔ کسی پر بہتان نہیں لگائیں گے۔ نبی اکرم ﷺ کی اطاعت کریں گے

تفصیلی جوابات:

- **بیعت عقبہ اولی وثانیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

بیعت عقبہ اولی:

  - یہ بیعت نبوت کے بارہویں سال منیٰ کی گھاٹی عقبہ میں ہوئی۔
  - اس میں مدینہ کے 12 افراد نے اسلام قبول کیا۔
  - انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے، چوری نہیں کریں گے، زنا نہیں کریں گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گے، کسی پر جھوٹا بہتان نہیں لگائیں گے اور ہر نیک کام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔

بیعت عقبہ ثانیہ:

  - یہ بیعت نبوت کے تیرہویں سال منیٰ کی گھاٹی عقبہ میں ہوئی۔
  - اس میں مدینہ کے 70 سے زائد مردوں اور عورتوں نے شرکت کی۔
  - انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے جس طرح وہ اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہیں۔
  - اس بیعت میں مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ آنے کی دعوت دی تھی۔

- **بیعت عقبہ اولی وثانیہ سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟**

بیعت عقبہ اولی وثانیہ سے اسلام مدینہ میں تیزی سے پھیلا۔

مدینہ مسلمانوں کے لیے ایک محفوظ پناہ گاہ بن گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت مدینہ کا موقع ملا۔

ان بیعتوں سے مدینہ میں اسلامی ریاست کی بنیاد پڑی۔

بیعت عقبہ اولی ثانیہ

بیعت عقبہ اولی وثانیہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

نبوت کے بارھویں سال حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے بارہ اشخاص منی کی گھاٹی میں داخل ہوئے اور نبی کریم سے بیعت کی ۔تاریخ اسلام میں اس بیعت کا نام "بیعت عقبہ اولی" ہے بیعت عقبہ اولی کے ایک سال بعد حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے تقریباً 75 اشخاص نے منی کی اسی گھاٹی میں نبی کریم کے ہاتھ پر بیعت کی انہوں نے آپ کو مدینہ آنے کی دعوت دی۔

بیعت عقبی اولی ثانیہ سے کیا نتائج حاصل ہوئے؟

بیعت عقبہ اولی کے بعد آپ نے حضرت سعد بن زرارہ کو مدینہ منورہ میں اہل مدینہ کا قائد اور امام مقرر فرمایا اور اہل مدینہ کی درخواست پر حضرت معصب بن عمیر کو بطور معلم مدینہ منورہ بھیج دیا۔ حضرت معصب بن عمیر کی دعوت و تبلیغ بہت مؤثر ثابت ہوئی، آپ کی دعوت کے نتیجے میں کئی بااثر اور نامور شخصیات نے اسلام قبول کیا۔ بیعت عقبہ ثانیہ بھی ایک عظیم کامیابی ہے یہ بیعت ہجرت مدینہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی جس کے نتیجے میں مدینہ منورہ کی شکل میں ایک اسلامی ریاست وجود میں آئی۔

مختصر جوابات:

- **نبی اکرم نے ہجرت مدینہ کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو کیا حکم دیا؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کی امانتیں واپس کریں۔

آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ امانتیں بھی تھی۔آپ ﷺ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر لیٹ جائیں اور اگلی صبح لوگوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ منورہ چلے آئیں

- **ہجرت مدینہ کے دو اسباب بیان کریں۔**

مکہ کے کفار کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر ظلم و ستم۔

مدینہ میں اسلام کے پھیلنے اور مسلمانوں کے لیے محفوظ ماحول کی فراہمی۔

نبوت کے اعلان کے بعد تیرہ سال تک حضرت محمد ﷺ اور انکے ساتھیوں کو مکہ مکرمہ میں بہت ستایا گیا۔جب مدینہ منورہ میں اسلام کی روشنی تیزی سے پھیلنے لگی تو اللہ تعالی کے رسول نے مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

- **نبی اکرم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غار ثور میں تسلی دیتے ہوئے فرمایا، "غم نہ کرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔"

- **کفار مکہ نے نبی اکرم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حوالے سے کیا اعلان کیا؟**

کفار مکہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے والے کے لیے سو اونٹوں کا انعام مقرر کیا۔

تفصیلی جوابات:

- **ہجرت مدینہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے کردار کی وضاحت کریں۔**

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہجرت مدینہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر قدم پر ساتھ دیا۔

انہوں نے اپنی تمام دولت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔

غار ثور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے۔

انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ رضی اللہ عنہ کو مکہ کی خبریں لانے اور بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا کو کھانا پہنچانے کی ذمہ داری دی۔

انھوں نے ہر طرح سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔

- **ہجرت مدینہ کے نتائج تحریر کریں۔**

مدینہ میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا۔

اسلام کی اشاعت میں تیزی آئی۔

مسلمانوں کو ایک محفوظ پناہ گاہ ملی۔

مسلمانوں کو دینی اور دنیاوی امور میں آزادی ملی۔

یہ واقعہ اسلام کی تاریخ میں ایک اہم موڑ ثابت ہوا۔

ہجرت مدینہ

ہجرت مدینہ میں حضرت ابو بکر صدیق کے کردار کی وضاحت کریں؟

ہجرت مدینہ میں حضرت ابو بکر کا کردار بہت نمایاں تھا۔جب اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے آپ کو مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تو آپ نے اپنے رفیق حضرت ابو بکر کو آگاہ کیا آپ نے سفر کی تیاری کے لئے سواری تیار کی نبی کریم سورۃ یسین کی تلاوت کرتے ہوئے گھر سے نکلے اپنے ساتھی ابو بکر صدیق کو ساتھ لے کر ہجرت کا سفر شروع کیا .حضرت ابو بکر صدیق نے ہجرت کے راستے میں نبی اکرم کا ہر طرح سے خیال رکھا اور مکہ مکرمہ سے نکل کر غار ثور میں پناہ لی۔

ہجرت مدینہ کے نتائج تحریر کریں

: ہجرت مدینہ کے نتائج

جب آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ پہنچے تو مدینہ کے لوگوں نے آپ کا پر جوش استقبال کیا۔اور حضرت ابوایوب انصاری نے آپ کی میزبانی کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہلی اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔

آپ نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی۔

مدینہ منورہ کی صورت میں مسلمانوں کو ایک مضبوط مرکز مل گیا۔اور یہاں سے اسلام کی تبلیغ واشاعت کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

مختصر جوابات:

- **مواخات مدینہ سے کیا مراد ہے؟**

مواخات مدینہ سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار اور مہاجرین کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ قائم کرنا ہے۔

نبوت کے تیرھویں سال مسلمانوں نے کفار کے مظالم سے تنگ آکر مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی۔ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچنے والے مسلمان خالی ہاتھ تھے انکا کوئی ذریعہ معاش نہ تھا۔ حضرت محمد ﷺ نے مہاجرین کی ضروریات پوری کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا جسے مواخات مدینہ کہتے ہیں

- **نبی اکرم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات کا رشتہ کیوں قائم کیا؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مہاجرین کے درمیان مواخات کا رشتہ اس لیے قائم کیا تاکہ مہاجرین جو اپنا سب کچھ چھوڑ کر آئے تھے، انصار کے ساتھ مل کر مدینہ میں ایک مضبوط معاشرہ قائم کر سکیں۔

- **حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ سے کیا کہا؟**

حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا کہ "میں اپنے مال کا آدھا حصہ تمہیں دینے کے لیے تیار ہوں اور میری دو بیویاں ہیں، ان میں سے جسے تم پسند کرو، میں اسے طلاق دے دیتا ہوں، پھر تم اس سے نکاح کر لینا۔"

آپ میرا مال دو حصوں میں تقسیم کر کے آدھا حصہ لے لیں۔ ضرورت مند ہونے کے باوجود حضرت عبدالرحمن نے آدھا مال لینے سے انکار کر دیا۔ انھوں نے اپنے بھائی پر بوجھ بننے کی بجائے خود محنت مزدوری کرنے کا فیصلہ کیا جس کے نتیجے میں وہ جلد ہی خوش حال ہو گئے۔

- **اخوت کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔**

معاشرے میں اتحاد اور بھائی چارے کا فروغ۔

مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرنا۔

مدینہ منورہ کے معاشرے میں استحکام آیا، امن قائم ہوا اور خوش حالی آئی۔ مواخات کے نتیجے میں مسلمانوں میں محبت و الفت کا رشتہ مزید پختہ ہو گیا۔

تفصیلی جوابات:

- **انصار اور مہاجرین کے طرز عمل کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔**

انصار نے مہاجرین کے ساتھ بے مثال ایثار اور قربانی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے اپنے گھروں، مال اور زمینوں میں مہاجرین کو شریک کیا۔ انہوں نے مہاجرین کو اپنے بھائیوں کی طرح گلے لگایا اور ان کی ہر طرح سے مدد کی۔ مہاجرین نے بھی انصار کے اس احسان کو فراموش نہیں کیا اور انہوں نے انصار کے ساتھ مل کر مدینہ میں ایک مضبوط معاشرہ قائم کیا۔ انہوں نے انصار کے ساتھ مل کر تجارت اور زراعت میں حصہ لیا اور اپنی محنت سے اپنے آپ کو مستحکم کیا۔

- **مواخات مدینہ کی اہمیت اور اثرات بیان کریں۔**

مواخات مدینہ ایک تاریخی واقعہ ہے جس نے اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ اس نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دیا۔ اس نے مہاجرین کو مدینہ میں مستحکم ہونے میں مدد کی۔ اس نے مدینہ میں ایک مضبوط اور خوشحال معاشرے کے قیام میں اہم کردار ادا کیا۔ اس نے ثابت کیا کہ اسلام میں رنگ، نسل اور زبان کی کوئی تمیز نہیں ہے۔ اس نے دنیا کو ایک مثالی معاشرے کا نمونہ پیش کیا۔ اس نے یہ بھی ثابت کیا کہ مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور انہیں ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔

مواخات مدینہ

انصار و مہاجرین کے طرز عمل کو اپنے الفاظ میں بیان کریں؟

مہاجرین: وہ لوگ جو مکہ کے لوگوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر ہجرت کر کے مدینہ منورہ پہنچے وہ مہاجرین کہلاتے ہیں۔

انصار: مدینہ منورہ میں پہلے سے رہنے والے مستقل لوگ انصار کہلاتے ہیں۔

انصار نے مہاجرین کا ہر طرح سے خیال رکھا ان کو اپنے گھروں میں لے گئے۔ ان کو اپنی ہر چیز میں شریک کیا۔ انصار مدینہ کاشتکاری کیا کرتے تھے جب کہ اکثر مہاجرین کا پیشہ تجارت تھا چنانچہ انصار مدینہ مہاجرین کو پیداوار میں سے باقاعدہ حصہ دیتے تھے۔ حضرت سعد بن ربیع نے اپنے مہاجر بھائی حضرت عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں آپ میرا آدھا مال لے لیں۔ ضرورت مند ہونے کے باوجود حضرت عبدالرحمن بن عوف نے مال لینے سے انکار کر دیا اور خود محنت شروع کر دی چند عرصے بعد آپ خوشحال ہو گئے۔

مختصر جوابات:

- **مسجد نبوی کی فضیلت میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میری اس مسجد میں ایک نماز مسجد حرام کے سوا باقی تمام مساجد میں نماز سے ایک ہزار درجہ افضل ہے"۔(صحیح بخاری)

- **اصحاب صفہ کون تھے؟**

اصحاب صفہ وہ غریب مسلمان تھے جو مسجد نبوی کے ایک چبوترے پر رہتے تھے اور علم دین حاصل کرتے تھے۔

اسلام کی پہلی درس گاہ صفہ مسجد نبوی میں قائم کی گئی۔ مسجد کے ساتھ غریب مسلمانوں کے قیام اور تعلیم کے لیے ایک چبوترا بنوایا جو صفہ کے نام سے مشہور ہوا۔ یہاں صحابہ کرام ہر وقت آپ ﷺ کی خدمت پر مامور رہتے اور دین کی تعلیم حاصل کرتے یہ صحابہ اصحاب صفہ کہلائے۔

- **نبی اکرم کا روضہ مبارک کہاں ہے؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک مسجد نبوی کے اندر ہے۔

- **ریاض الجنہ سے کیا مراد ہے؟**

ریاض الجنہ سے مراد مسجد نبوی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور روضہ مبارک کے درمیان کا حصہ ہے، جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے (صحیح بخاری)

تفصیلی جوابات:

- **مسجد نبوی کی فضیلت کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟**

مسجد نبوی مسلمانوں کے لیے ایک مقدس اور بابرکت مقام ہے۔ یہ مسجد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تعمیر فرمائی تھی۔ اس مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ یہ مسجد مسلمانوں کے لیے علم دین کا مرکز بھی رہی ہے۔ یہاں اصحاب صفہ نے علم حاصل کیا اور پوری دنیا میں اسلام پھیلایا۔ مسجد نبوی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ مبارک بھی ہے، جہاں مسلمان زیارت کے لیے آتے ہیں۔

- **مسجد نبوی کی معاشرتی اور تاریخی اہمیت واضح کریں۔**

مسجد نبوی کی معاشرتی اہمیت یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کے لیے اتحاد اور بھائی چارے کا مرکز ہے۔ یہاں مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں، نماز ادا کرتے ہیں اور دینی امور پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔ مسجد نبوی کی تاریخی اہمیت یہ ہے کہ یہ اسلام کی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہے۔ یہ مسجد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے مسلمانوں کے لیے ایک مقدس مقام رہی ہے۔ یہاں بہت سے تاریخی واقعات پیش آئے ہیں، جن میں بیعت عقبہ، ہجرت مدینہ اور فتح مکہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ یہ مسجد مسلمانوں کی تہذیب وثقافت کا ایک اہم مرکز بھی ہے۔

مختصر جوابات:

- **میثاق مدینہ سے کیا مراد ہے؟**

میثاق کے معنی عہد و پیمان اور معاہدے کے ہیں۔ میثاق مدینہ ایک معاہدہ تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں موجود مختلف گروہوں کے درمیان امن اور تعاون کے لیے کیا۔ ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کو امن و سکون نصیب ہو تو حضرت محمد ﷺ نے مدینہ منورہ میں اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ کروایا جسے میثاق مدینہ کہتے ہیں

- **میثاق مدینہ کا سبب لکھیں۔**

مدینہ میں موجود مختلف گروہوں کے درمیان امن و امان قائم کرنا اور ایک مشترکہ دفاعی نظام بنانا۔

جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے حالات یکسر بدل گئے۔ مدینے میں مہاجرین کی ایک بڑی تعداد جمع ہو گی۔ مواخات کے رشتے نے مسلمانوں کی طاقت میں اضافہ کر دیا۔ انصار کے اکثر لوگوں نے اسلام قبول کر لیا۔ نبی اکرم نے مدینہ منورہ میں امن کے قیام کی خاطر یہود کے تین قبائل کے ساتھ ایک تاریخی معاہدہ کیا۔

- **میثاق مدینہ کی بنیاد پر کون سی ریاست قائم ہوئی؟**

میثاق مدینہ کی بنیاد پر مدینہ کی اسلامی ریاست قائم ہوئی۔

مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی جس کے سربراہ نبی اکرم ﷺ تھے۔

- **میثاق مدینہ میں دیگر اقوام کے کون سے حقوق کو تسلیم کیا گیا؟**

میثاق مدینہ میں دیگر اقوام کے مذہبی آزادی، جان و مال کے تحفظ اور انصاف کے حقوق کو تسلیم کیا گیا۔

میثاق مدینہ کو انسانی تاریخ میں مذہبی رواداری کی نہایت اعلی اور عظیم مثال کہا جاتا ہے کیونکہ اس معاہدے کی رو سے دیگر اقوام کے مذہبی، معاشرتی، اور سیاسی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ آج بھی دنیا میں پائیدار امن کے قیام کے لیے میثاق مدینہ مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

تفصیلی جوابات:

- **میثاق مدینہ کی چند اہم دفعات بیان کریں۔**

تمام شہری مذہبی آزادی کے حق دار ہوں گے۔

تمام شہری ایک دوسرے کے جان و مال کا احترام کریں گے۔

شہر پر کسی بیرونی حملے کی صورت میں تمام شہری مل کر دفاع کریں گے۔

تمام شہریوں کو انصاف فراہم کیا جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حتمی ثالث تسلیم کیا گیا۔

- **میثاق مدینہ کے اثرات تحریر کریں۔**

مدینہ میں امن و امان قائم ہوا۔

مختلف گروہوں کے درمیان تعاون اور بھائی چارے کا فروغ ہوا۔

ایک مضبوط دفاعی نظام قائم ہوا۔

اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔

اس معاہدے نے دنیا کو ایک مثالی ریاست کا تصور پیش کیا، جس میں تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل تھے۔

میثاق مدینہ

میثاق مدینہ کی اہم دفعات بیان کریں۔

" میثاق مدینہ کی اہم دفعات "

مدینہ منورہ کے تمام قبائل امن و امان کے لیے ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔

مدینہ منورہ میں آباد مسلمان اور یہودی اپنے اپنے مذہب پر عمل کریں گے

مظلوم کی مدد کی جائے گی اور ظالم کی حمایت کسی بھی صورت میں نہیں کی جائے گی۔

مدینہ منورہ پر عمل کرنے والوں کا مقابلہ مسلمان اور یہودی مل کر کریں گے

دونوں فریق جنگی صورت میں مل کر اخراجات برداشت کریں گے

کسی بھی اختلاف یا جھگڑے کا فیصلہ صرف نبی اکرم کریں گے اور فریقین اس فیصلے کو تسلیم کریں گے۔

میثاق مدینہ کے اثرات تحریر کریں؟

: میثاق مدینہ کے اثرات

مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست قائم ہوئی جس کے سربراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

مدینہ منورہ اور اس کے ارد گرد کے علاقوں پر ایک حکومت قائم ہو گئی۔

مدینہ منورہ کے تمام گروہوں کے درمیان رواداری کی فضا قائم ہوئی۔

مسلمانوں نے مدینہ منورہ کے یہود کی حمایت حاصل کر لی اور مدینہ منورہ کا دفاع مضبوط ہو گیا۔

میثاق مدینہ کے بعد اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لئے راستے کھل گئے

مسلمان امت واحدہ اور ایک مضبوط طاقت بن گئے۔

میثاق مدینہ سے انسانی تاریخ میں مذہبی رواداری کی نہایت اعلی اور عظیم مثال قائم ہوئی۔ کیونکہ اس معاہدے کی رو سے دوسرے مذاہب کے مذہبی، معاشرتی اور سیاسی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔

مختصر جوابات :

- **جہاد کا کیا مطلب ہے ؟**

جہاد کا مطلب ہے اللہ کی راہ میں کوشش کرنا۔

اسلام میں اللہ تعالی کی رضا کی خاطر اور اسکے دین کی سربلندی کے لیے جو کوشش کی جائے تو اسے جہاد کہتے ہیں

- **غزوہ کا مفہوم بیان کریں۔**

غزوہ اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود شرکت فرمائی ہو۔

وہ جنگیں ہیں جو نبی اکرم نے اپنی زندگی میں لڑی۔ان جنگوں کا مقصد دین کی حفاظت اور امن وامان کا قیام تھا۔

- **غزوہ خندق کا دوسرا نام کیا ہے ؟**

غزوہ خندق کا دوسرا نام غزوہ احزاب ہے۔

- **غزوات نبوی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے ؟**

غزوات نبوی میں ہمارے لیے اللہ پر توکل، صبر ،استقامت اور حکمت عملی کے سبق ہیں۔

فتح وشکست کا انحصار تعداد پر نہیں بلکہ ایمان جذبہ پر ہے۔اللہ تعالی اخلاص کے ساتھ حق پر رہنے والوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے انھیں کبھی نہیں چھوڑتا۔ہمیں چاہیے کہ ہم اخلاص و استقامت اور ثابت قدمی اختیار کرتے ہوے تکالیف اور مصائب میں صبر کریں صرف اللہ تعالی پر بھروسہ کریں اور صرف اسی سے مدد مانگیں

تفصیلی جوابات:

- **غزوات نبوی کا تعارف لکھیں۔**

غزوات نبوی سے مراد وہ جنگیں ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور نبوت میں لڑیں۔ ان جنگوں کا مقصد اسلام کی حفاظت اور اسے پھیلانا تھا۔ ان میں سے چند اہم غزوات یہ ہیں:

غزوہ بدر: یہ اسلام کی پہلی بڑی جنگ تھی، جس میں مسلمانوں نے کفار مکہ کو شکست دی۔

غزوہ احد: اس جنگ میں مسلمانوں کو ابتدائی کامیابی کے بعد نقصان اٹھانا پڑا۔

غزوہ خندق: اس جنگ میں مسلمانوں نے خندق کھود کر مدینہ کا دفاع کیا۔

غزوہ خیبر: اس جنگ میں مسلمانوں نے یہودیوں کے مضبوط قلعے خیبر کو فتح کیا۔

فتح مکہ: یہ مسلمانوں کی ایک بڑی فتح تھی، جس میں مکہ کو بغیر خون بہائے فتح کیا گیا۔

- **غزوات نبوی کے نتائج و فوائد تحریر کریں۔**

غزوات نبوی کے بہت سے نتائج اور فوائد حاصل ہوئے، جن میں سے چند یہ ہیں:

اسلام کی حفاظت اور اشاعت ہوئی۔

مسلمانوں کو قوت اور عزت ملی۔

مدینہ میں اسلامی ریاست مضبوط ہوئی۔

کفار مکہ کی طاقت کمزور ہوئی۔

مسلمانوں کو جنگی حکمت عملی اور دفاعی تدابیر سیکھنے کا موقع ملا۔

غزوات نبوی سے مسلمانوں کو یہ سبق ملا کہ اللہ پر توکل اور صبر واستقامت سے ہر مشکل کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔

غزوات نبوی کا تعارف لکھیں

" غزوات نبوی کا تعارف "

غزوات نبوی سے مراد وہ جنگیں ہیں جو نبی اکرم نے اپنی زندگی میں لڑیں اور ان جنگوں کا مقصد دین کی حفاظت اور امن وامان کا قیام تھا۔ اللہ تعالی کی رضا کی خاطر اور اس کے دین کی سربلندی کے لئے کی جانے اُسے جہاد فی سبیل اللہ کہتے ہیں غزوات کی تعداد آٹھ ہے جن میں تین بڑے غزوات یہ ہیں۔

غزوہ بدر: غزوہ بدر حق و باطل کے درمیان ہونے والا پہلا معرکہ ہے یہ غزوہ 17 رمضان المبارک 2 ہجری کو مسلمانوں اور کافروں کے درمیان ہوا کفار مکہ کے لشکر کی قیادت ابو جہل کر رہا تھا۔ جو فوجی ساز و سامان اور اسلحے ،ایک ہزار کے جنگی لشکر لے کر میدان بدر کی طرف روانہ ہوا تھا۔ اور اسلامی لشکر تین سو تیرہ مجاہدین پر مشتمل تھا۔ اس غزوہ میں اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی

غزوہ احد : غزوہ اُحد 3 ہجری کو اُحد کے پہاڑ کے قریب ہوا۔ اس جنگ میں کافروں کا سردار ابوسفیان تھا اسکے لشکر کی تعداد تین ہزار تھی۔ اسلامی لشکر میں 100 مجاہدین تھے اس غزوہ میں ستر صحابہ شہید ہوئے تھے۔ اس غزوہ میں نبی کریم بھی زخمی ہو گئے تھے اور اسلامی لشکر بکھر گیا اس نازک موقع پر نبی اکرم نے اسلامی لشکر کو دوبارہ جمع کیا اور کامیابی کے نشے میں جانے والے کفار کے لشکر کا جارحانہ انداز میں تعاقب کیا کفار مکہ کو جب خبر ملی کہ اسلامی فوج اُن کے تعاقب میں ہے تو انھوں نے مسلمانوں کے کے غیظ و غضب سے بچنے کے لیے مقابلہ کرنے کی بجائے راہ فرار اختیار کی اور واپس مکہ آ کر دم لیا۔

غزوہ خندق:

غزوہ خندق کو 5 ہجری میں ہوا قریش مکہ نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاری شروع کی۔اس خبر کی اطلاع ملتے ہی نبی اکرم نے حضرت سلیمان فارسی کے مشورے سے مدینہ منورہ کے گرد خندق کھودی جب ابوسفیان نے دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کیا تو خندق دیکھ کر حیران پریشان رہ گیا۔کافروں نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا اور خندق عبور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ناکام رہے اللہ نے مسلمانوں کی غیبی مدد کی ایک رات شدید طوفان آیا جس نے دشمنوں کے خیموں کو اُکھاڑ دیا۔وہ راتوں رات میدان خالی کر کے بھاگ گئے۔اس طرح اللہ تعالی نے نبی اکرم کو بغیر لڑے فتح سے نوازا

غزوات نبوی کے نتائج و فوائد تحریر کریں؟

" غزوات کے نتائج

ان غزوات میں آپ نے بہترین حکمت عملی اپنانے کے ساتھ ساتھ مساوات، رحم دلی اور عفو درگزر کی ایسی مثال پیش کی جس سے دشمنوں کو شکست ہوئی بلکہ کئی لوگوں کو راہ راست پر لانے کا سبب بھی بنی۔پورے عرب میں مسلمانوں کا رعب و دبدبہ قائم ہو گیا اور مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ کا بھرپور موقع میسر آیا۔

مختصر جوابات:

- **رواداری سے کیا مراد ہے؟**

رواداری سے مراد دوسروں کے عقائد، خیالات اور طرز زندگی کو برداشت کرنا اور ان کا احترام کرنا ہے۔

رواداری کے معنی ہیں برداشت کرنا اور دوسروں کا لحاظ کرنا۔ دین اسلام میں دوسروں کے مذہبی عقائد، جذبات اور رسم و رواج کا لحاظ رکھنا اور انکو برداشت کرنا رواداری کہلاتا ہے۔

- **رواداری کے کوئی سے دو فائدے تحریر کریں۔**

معاشرے میں امن وامان قائم ہوتا ہے۔

مختلف ثقافتوں اور مذاہب کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔

جس معاشرے میں رواداری ہو اس معاشرے میں ہر طرف امن ہوتا ہے

ایک دوسرے کی رائے اور جذبات کے احترام کا سبق ملتا ہے

رواداری انسان میں صبر و تحمل اور عفو و درگزر جیسی اعلی صفات پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔

- **نبی اکرم نے نجران کے مسیحی وفد سے کیسا سلوک فرمایا؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے مسیحی وفد کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا اور انہیں مسجد نبوی کے ایک گوشے میں اپنے طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دی۔

نبی اکرم ﷺ نے انھیں اسلام کی دعوت پیش کی لیکن انھوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

- **خلفائے راشدین نے دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا درس کیسے دیا؟**

خلفائے راشدین نے دوسرے مذاہب کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا اور انہیں کسی قسم کا نقصان پہنچانے سے منع کیا۔

خلفائے راشدین نے کبھی بھی مذہب کے معاملے میں جبر کا رویہ اختیار نہیں کیا۔

تفصیلی جوابات:

- **قرآن و حدیث کی روشنی میں رواداری کی اہمیت تحریر کریں۔**

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "دین میں کوئی زبردستی نہیں"۔ اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام دوسروں کے عقائد کا احترام کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیشہ رواداری کا مظاہرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مختلف مذاہب کے لوگوں کے ساتھ مل کر ایک معاہدہ کیا، جس میں سب کو اپنے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی آزادی دی گئی۔ احادیث میں بھی رواداری کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

- **پاکستانی معاشرے میں امن و ترقی قائم کرنے کے لیے رواداری کا کردار بیان کریں۔**

پاکستانی معاشرے میں امن و ترقی قائم کرنے کے لیے رواداری بہت ضروری ہے۔ پاکستان ایک کثیر الثقافتی اور کثیر المذہبی ملک ہے، جہاں مختلف عقائد اور ثقافتوں کے لوگ رہتے ہیں۔ رواداری کے ذریعے ہم ان تمام لوگوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر سکتے ہیں۔ رواداری سے معاشرے میں عدم برداشت اور نفرت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ رواداری سے مختلف گروہوں کے درمیان بات چیت اور تعاون کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ رواداری سے ہم ایک پرامن اور خوشحال معاشرہ قائم کر سکتے ہیں، جہاں ہر کوئی اپنی زندگی آزادی اور احترام کے ساتھ گزار سکے۔

باب چہارم اخلاق و آداب تفصیلی جوابات

رواداری

قرآن و احادیث کی روشنی میں رواداری کی اہمت تحریر کریں؟

دنیا میں مختلف عقائد کے لوگ رہتے ہیں۔ دین اسلام یہ سکھاتا ہے کہ دوسروں کو اپنے عقیدے پر قائم رہنے کا حق دیا جائے۔ دوسرے مذاہب سے لوگوں کے ساتھ رواداری سے پیش آیا جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ۔ دین (اسلام) میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔ نبی کریم کی سیرت میں رواداری کے بہت سارے واقعات ملتے ہیں۔ نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد آیا۔ ان سب کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا۔ اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھا گیا نبی اکرم نے انہیں اسلام کی دعوت پیش کی، لیکن انھوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو آپ نے انھیں مسجد نبوی کے ایک گوشے میں اپنے طریقے سے عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ یہ رواداری کی بہت بڑی مثال ہے۔

پاکستانی معاشرے میں امن اور ترقی قائم کرنے کے لئے رواداری کا کردار بیان کریں؟

ہمارے ملک میں مختلف مذاہب اور عقائد کے لوگ رہتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ایک دوسرے کے مذہبی عقائد اور معاشرتی رسم و رواج کا لحاظ رکھنا چاہئیے۔ کسی کو اس کے مذہب علاقے، رنگ یا نسل کی وجہ سے تنگ نہ کیا جائے انسان کی بنیادی اور فطری حقوق برابر کی بنیاد پر ادا کئے جائیں۔ ایسا معاشرہ سماجی ہم آہنگی اور رواداری کی جیتی جاگتی مثال بن سکتا ہے۔

مختصر جوابات:

- **عفو ودر گزر سے کیا مراد ہے؟**

عفو ودر گزر سے مراد معاف کر دینااور غلطی کو نظر انداز کر نا ہے۔اور اس سے بدلہ نہ لینا ہے

- **رحم دلی کا مطلب کیا ہے؟**

رحم دلی کا مطلب اللہ تعالی کی مخلوق کے ساتھ نرمی اور شفقت سے پیش آنا۔عفو ودر گزر اور رحم دلی دونوں اللہ تعالی کی صفات میں سے ہیں۔اللہ تعالی پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے بھی ان صفات کو اپنائیں۔

- **رحم دلی کے متعلق ایک حدیث کا ترجمہ لکھیں**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" (سنن ابوداؤد)

تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا (سنن ابی داود)

- **نبی اکرم نے دشمنوں سے کیسا طرز عمل اختیار فرمایا؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں سے بھی عفو ودر گزر اور رحم دلی کا سلوک کیا۔

تفصیلی جوابات:

- **قرآن وسنت کی روشنی میں عفو ودر گزر اور رحم دلی کی اہمیت واضح کریں۔**

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں عفو ودر گزر اور رحم دلی کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ "معاف کر دو اور در گزر کرو، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟" (سورہ النور: 22)۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیشہ عفو ودر گزر اور رحم دلی کا مظاہرہ کیا۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "رحم کرنے والوں پر رحمان رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" (سنن ابو داؤد)

- **عملی زندگی میں عفو ودر گزر اور رحم دلی اپنانے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟**

عملی زندگی میں عفو ودر گزر اور رحم دلی اپنانے سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں:

معاشرے میں امن وامان قائم ہوتا ہے۔

لوگوں کے درمیان محبت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔

دلوں میں نفرت اور کینہ ختم ہوتا ہے۔

انسان ذہنی سکون حاصل کرتا ہے۔

اس سے معاشرے میں مثبت تبدیلی آتی ہے۔

عفو ودر گزر اور رحم دلی

قرآن وسنت کی روشنی میں عفو در گزر اور رحم دلی کی اہمیت واضع کریں؟

دور گزر اور رحم دلی۔ دونوں اللہ کی صفات میں سے ہیں۔ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بندے بھی ان صفات کو اپنائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، ترجمہ: اور (لوگوں) کو چاہیے کہ (ایک دوسرے کو) معاف کر دیں یا در گزر کیا کریں۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمھیں بخش دے۔ اور اللہ بہت بخشنے اور رحم فرمانے والا ہے (سورہ النور آیت (2) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو بے حد پسند کرتا ہے: جو اپنے غصے پر قابو رکھتے ہیں اور دوسروں کو معاف کر دیتے ہیں۔

نبی اکرم نے فرمایا معاف کر دینے سے اللہ بندے کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ (صحیح مسلم)

نبی کریم خود بھی سراپا رحمت تھے اور آپ نے اہل ایمان کو ایک دوسرے پر رحم کرنے کی کی تاکید فرمائی ہے۔ آپ کا خاص لقب رحمتہ العالمین ہے۔ آپ نے فرمایا تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا

عملی زندگی میں عفو ودر گزر اور رحم دلی اپنانے اسے کیا فوائد حاصل. ہوتے ہیں

عفو در گزر اور رحم دلی کے فوائد

آپس میں محبت بڑھتی ہے اور دل صاف رہتے ہیں. ایک دوسرے کے لیئے عزت واحترام کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

معاشرے میں امن کی فضا قائم ہوتی ہے۔

دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

مختصر جوابات:

- **کفایت شعاری سے کیا مراد ہے؟**

کفایت شعاری سے مراد اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کرنا اور فضول خرچی سے بچنا ہے۔

کفایت شعاری سے مراد اپنے مال و دولت کو ضروریات کے مطابق خرچ کرنا، اعتدال، توازن اور میانہ روی کا راستہ اختیار کرنا اور غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کرنا۔

- **اسراف کیا ہے؟**

اسراف سے مراد ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا اور حد سے تجاوز کرنا ہے۔

- **بخل کسے کہتے ہیں؟**

بخل سے مراد ضرورت کے وقت بھی خرچ کرنے سے گریز کرنا اور مال کو جمع رکھنا ہے۔

- **فضول خرچی کے بارے میں قرآن مجید میں کیا حکم آیا ہے؟**

قرآن مجید میں فضول خرچی سے منع کیا گیا ہے اور اسے شیطان کا عمل قرار دیا گیا ہے۔

بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔(سورۃ بنی اسرائیل 27)

تفصیلی جوابات:

- **قرآن وسنت کی روشنی میں کفایت شعاری کی اہمیت بتائیں۔**

اسلام میں کفایت شعاری کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی سے منع فرمایا ہے اور میانہ روی اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زندگی میں کفایت شعاری کا نمونہ پیش کیا۔ کفایت شعاری سے انسان معاشی طور پر مضبوط ہوتا ہے اور اسے مستقبل کے لیے بچت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ کفایت شعاری سے وسائل کا صحیح استعمال ہوتا ہے اور فضول خرچی سے بچا جا سکتا ہے۔

- **اسراف کے نقصانات اور دو صورتیں بتائیں۔**

اسراف کے بہت سے نقصانات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

معاشی نقصان: اسراف سے انسان مقروض ہو جاتا ہے اور اسے مالی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

معاشرتی نقصان: اسراف سے معاشرے میں عدم مساوات پیدا ہوتی ہے اور غریبوں اور امیروں کے درمیان فرق بڑھ جاتا ہے۔

اسراف کی دو صورتیں یہ ہیں:

ضرورت سے زیادہ کھانا پینا۔

غیر ضروری چیزوں پر پیسہ خرچ کرنا۔

کفایت شعاری

کفایت شعاری کی اہمیت کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں بتائیں

کفایت شعاری سے مراد اپنے مال و دولت کو ضروریات کے مطابق خرچ کرنا، اعتدال، توازن اور میانہ روی کا راستہ اختیار کرنا اور غیر ضروری اخراجات سے پرہیز کرنا ہے۔ اسلام نے خرچ کرنے کے حوالے سے کچھ حدود و قیود مقرر کی ہیں۔ ان کے اندر رہتے ہوئے خرچ کرنا سمجھ داری ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے
اور کھاؤ اور پیو بے جانہ اڑاؤ کہ اللہ بے جا اڑانے والوں میں سے کسی کو دوست نہیں رکھتا۔ دین اسلام کی تعلیم کے مطابق ہم جتنی بھی دولت کے مالک ہوں، اپنی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا غلط ہے ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا اسراف کہلاتا ہے۔ ہمیں خرچ کرتے ہوئے کفایت شعاری سے بھی کام لینا چاہیے اور اسراف سے بھی بچنا چاہئے۔ قرآن مجید میں ہے فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرا ہے۔ نبی اکرم نے فضول خرچی سے منع فرمایا ہے آپ نے فرمایا: جس نے خرچ کرنے میں اعتدال سے کام لیا وہ کبھی محتاج نہ ہو گا۔

اسراف کے نقصانات اور صورتیں بتائیں؟

اسراف کی دو صورتیں

وضو کرتے وقت پانی کا ضرورت سے زیادہ استعمال بھی اسراف میں شامل ہے۔

خریداری کرتے ہوئے ضرورت سے زیادہ خریداری کرنا بھی اسراف میں شامل ہے۔

اسراف کے نقصانات

فضول خرچی انسان کو دوسروں کا محتاج بناتی ہے۔.

فضول خرج شخص اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناجائز طریقے اختیار کرتا ہے

فضول خرچی انسان کو حرام کی کمائی پر اکساتی ہے۔

مختصر جوابات:

- **ایفائے عہد سے کیا مراد ہے؟**

ایفائے عہد سے مراد وعدہ پورا کرنا اور عہد کو نبھانا ہے۔

دو لفظوں سے مل کر بنا ہے ایفائے کے معنی پورا کرنا اور عہد کے معنی وعدہ کے ہیں

- **ایفائے عہد کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

"اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"(سورہ بنی اسرائیل:34)

- **وعدے کی پابندی کے متعلق نبی اکرم کا ایک فرمان تحریر کریں۔**

"منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔"(صحیح بخاری)

نبی کریم نے فرمایا: جو شخص وعدے کی پابندی نہیں کرتا، اسکا کوئی دین نہیں

- **عہد شکنی کا کیا نقصان ہوتا ہے؟**

عہد شکنی سے معاشرے میں بے اعتباری پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کے درمیان تعلقات خراب ہوتے ہیں۔

جو شخص وعدہ پورا نہیں کرتا ہے لوگ اسے جھوٹا سمجھتے ہیں۔ وعدہ خلافی اللہ تعالی کی ناراضگی اور دنیا میں ذلت ورسوائی کا سبب بنتی ہے

تفصیلی جوابات:

- **نبی اکرم کی سیرت سے ایفائے عہد کا ایک واقعہ تحریر کریں۔**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر کفار مکہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا، جس میں یہ طے پایا کہ مسلمان اس سال عمرہ کیے بغیر واپس چلے جائیں گے اور اگلے سال آئیں گے۔ جب کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس معاہدے پر ناگواری کا اظہار کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں اللہ کا رسول ہوں اور میں اس کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاہدے کی تمام شرائط کو پورا کیا، جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایفائے عہد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔

- **ایفائے عہد کی عملی زندگی میں اہمیت بیان کریں۔**

ایفائے عہد کی عملی زندگی میں بہت اہمیت ہے۔ یہ ایک ایسا وصف ہے جو انسان کو معتبر اور قابل اعتماد بناتا ہے۔ ایفائے عہد سے معاشرے میں امن وامان قائم ہوتا ہے اور لوگوں کے درمیان تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ کاروباری معاملات میں ایفائے عہد سے اعتماد پیدا ہوتا ہے اور تجارت میں ترقی ہوتی ہے۔ اجتماعی زندگی میں ایفائے عہد سے نظم وضبط قائم ہوتا ہے اور معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے۔

باب پنجم: حسن معاملات و معاشرت

ایفائے عہد

نبی اکرم کے سیرت سے ایفائے عہد کا ایک واقعہ تحریر کریں

نبی اکرم ہر حال میں وعدے کی پابندی کرتے تھے۔ صلح حدیبیہ میں کافروں کے ساتھ جو معاہدہ ہوا تھا اس کی ایک شرط یہ تھی کہ صلح کے بعد جو شخص مکہ مکرمہ سے مسلمان ہو کر مدینہ منورہ پہنچے اُسے واپس کر دیا جائے گا۔ یہ معاہدہ ابھی لکھا جا رہا تھا۔ کہ مکہ مکرمہ سے حضرت جندل زنجیروں میں جکڑے ہوئے زخمی حالت میں نبی اکرم کے پاس آ گئے۔ مسلمان ان کو اس حال میں دیکھ کر بے چین ہو گئے لیکن نبی اکرم نے معاہدے کی وجہ سے انہیں واپس کفار کے حوالے کر دیا۔

ایفائے عہد کی عملی زندگی میں اہمیت بیان کریں

وعدہ پورا کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ ایفائے عہد کرنے والے کے لیے بڑے اجر کا وعدہ ہے۔ وعدہ پورا کرنے سے آپس میں یقین اور اعتماد پر ہوتا ہے۔ معاشرے میں عزت بڑھتی ہے۔ وعدہ کرنا زندگی میں کامیابی کی ضمانت ہے۔

مختصر جوابات:

- **اخوت کا مفہوم واضح کریں۔**

اخوت سے مراد بھائی چارہ اور باہمی محبت کا رشتہ ہے۔اسلامی اخوت سے مراد ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں

- **اخوت کے متعلق ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

"مومن تو بس آپس میں بھائی بھائی ہیں، تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کروادیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"(سورہ الحجرات:10)

ترجمہ: بے شک اہل ایمان بھائی بھائی ہیں(سورۃ الحجرات10

اسلامی اخوت کا کیا تقاضا ہے؟

اسلامی اخوت کا تقاضا ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ہمدردی سے پیش آئیں،ایک دوسرے کی مدد کریں اور ایک دوسرے کے حقوق کا احترام کریں۔

ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی جان مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کرے اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھے۔ہر ممکن طریقے سے اسکی مدد کرے۔

دور حاضر کے تناظر میں اسلامی معاشرے میں اخوت کی کیا اہمیت ہے؟ واضح کریں۔

دور حاضر میں اسلامی معاشرے میں اخوت کی بہت اہمیت ہے۔یہ مسلمانوں کو متحد رہنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے میں مدد کرتا ہے۔یہ انہیں بیرونی خطرات سے بچاتا ہے اور انہیں ایک مضبوط معاشرہ بنانے میں مدد کرتا ہے۔

تفصیلی جوابات:

- **قرآن وحدیث کی روشنی میں اخوت وبھائی چارے کی اہمیت وفضیلت واضح کریں۔**

قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اخوت اور بھائی چارے کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ہمدردی سے پیش آنے کا حکم دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زندگی میں اخوت اور بھائی چارے کا نمونہ پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا، جس نے مسلمانوں کو متحد ہونے اور ایک مضبوط معاشرہ بنانے میں مدد کی۔

- **اخوت کے فوائد بیان کریں۔**

اخوت کے بہت سے فوائد ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

معاشرے میں امن وامان قائم ہوتا ہے۔

لوگوں کے درمیان محبت اور بھائی چارہ بڑھتا ہے۔

مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کی جا سکتی ہے۔

معاشرے میں اتحاد اور اتفاق پیدا ہوتا ہے۔

اس سے اجتماعی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔

اسلامی اخوت

قرآن وحدیث کی روشنی میں اخوت وبھائی چارے کی اہمیت وفضیلت بیان کریں۔

اخوت کا مطلب ہے بھائی چارہ۔اسلامی اخوت سے مراد ہے۔کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں قرآن مجید نے ایمان والوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے۔ارشاد باری تعالی ہے۔

ترجمہ: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں

جو شخص بھی کلمہ طیبہ کا اقرار کر لیتا ہے وہ امت مسلمہ کا حصہ بن جاتا ہے۔اس کلمے کی بنیاد پر دنیا بھر کے مسلمان خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہوں کسی بھی رنگ اور نسل سے تعلق رکھتے ہوں، کوئی بھی زبان بولتے ہوں وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ نبی اکرم نے اخوت کے بارے میں ارشاد فرمایا

ترجمہ: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

قبائل میں اسلام کی آمد سے پہلے عرب ایک غیر مہذب قوم تھے قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ایک دوسرے سے لڑتے تھے۔ جب مہاجرین اسلام کی آمد سے پہلے مدینہ منورہ پہنچے تو نبی اکرم نے انصار کو اُن کا بھائی بنایا۔ یہ بھائی چارے کا ایسا شاندار نمونہ ہے جس کی پوری دنیا تاقیامت مثال پیش نہیں کر سکتے۔ دراصل انصار اور مہاجرین کے درمیان کلمے کا رشتہ تھا جس کے باعث یہ سب ممکن ہوا۔ نبی اکرم نے اخوت کے ایک رشتے سے باندھ دیا کہ مسلمان ہمیشہ کے لیے دوسرے کے بھائی ہیں۔

اخوت کے فوائد بیان کریں۔

اخوت کے فوائد

اخوت مسلمانوں کے اتحاد کی علامت ہے۔ 1.

اخوت کی وجہ سے واحد اور مضبوط امت کا تصور پیدا ہوتا ہے۔ -2-

ایک دوسرے کی مدد، خیر خواہی، ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا -3-

اخوت سے مسلمان کے درمیان عزت و تکریم کا تعلق پیدا ہوتا -4-

مختصر جوابات:

- **چغل خوری سے کیا مراد ہے؟**

چغل خوری سے مراد کسی کی غیر موجودگی میں اس کی باتیں دوسروں تک پہنچانا، جس سے ان کے درمیان فساد پیدا ہو۔

دو افراد کو ایک دوسرے سے بدظن کرنے کے لیے ان کے درمیان اختلافات پیدا کرنا اور جھگڑا کروانا

- **چغل خوری کی مذمت کے بارے میں ایک آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

"اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ تم تو اسے ناپسند کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا ہے۔" (سورہ الحجرات: 12)

ترجمہ: تباہی اور بربادی طعنہ زن اور چغل خور کے لیے

- **نبی اکرم نے چغل خور کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔" (صحیح مسلم)

- **چغلی کرنا کیوں بری عادت ہے؟**

چغلی کرنے سے لوگوں کے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے، اور معاشرے میں فساد پھیلتا ہے۔

یہ ہماری نیکیوں کو کھا جاتی ہے ہمیں اللہ تعالی کے نافرمانوں میں شامل کر دیتی ہے۔ اسلام چغل خوری کو حرام قرار دیتا ہے

تفصیلی جوابات:

- **اسلام میں چغل خوری کی مذمت کس طرح کی گئی ہے؟**

اسلام میں چغل خوری کو ایک بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے چغل خوری سے منع فرمایا ہے اور اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چغل خور کو جنت میں داخل ہونے سے منع فرمایا ہے۔ اسلام میں چغل خوری کو معاشرے میں فساد پھیلانے کا سبب قرار دیا گیا ہے، اور اس سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے۔

- **چغلی کرنے کے نقصانات تحریر کریں۔**

چغلی کرنے کے بہت سے نقصانات ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

لوگوں کے درمیان نفرت اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

معاشرے میں فساد پھیلتا ہے۔

لوگوں کا اعتماد ختم ہو جاتا ہے۔

چغلی کرنے والے کی اپنی ساکھ خراب ہوتی ہے۔

چغل خوری کرنے والے کی وجہ سے خاندان ٹوٹ جاتے ہیں۔

چغل خوری -3

اسلام میں چغل خوری کی مذمت کسی طرح کی گئی ہے؟

چغل خوری زبان کے گناہوں میں سے ایک بڑا گناہ ہے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: اور کسی بھی ایسے شخص کی باتوں میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ہے بے وقعت شخص ہے۔

طعنے دینے کا عادی ہے۔ چغلیاں لگاتا پھرتا ہے۔ چغل خور اللہ تعالی کی ناراضگی اور عذاب کا شکار ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم نے بھی چغل خوری کو سخت ناپسند کیا ہے اور چغل خور کو بدترین شخص فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم کو یہ نہ بتاؤں کہ کیا چیز سخت حرام ہے؟۔ پھر فرمایا، یہ چغلی ہے جو لوگوں کے درمیان پھیل جاتی ہے۔ اس حدیث مبارک سے اس بات کا اندازہ بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ چغل خوری معمولی گناہ نہیں ہے۔ یہ ہماری نیکیوں کو کھا جاتی ہے اور ہمیں اللہ تعالی کے نافرمانوں میں شامل کر دیتی ہے۔ اسلام چغل خوری کو حرام قرار دیتا ہے۔

چغل خوری کے نقصانات تحریر کریں۔

اس سے معاشرے میں اتحاد اور اعتماد کی فضا کو ٹھیس

لوگوں کے درمیان نظرت بعض اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ لوگوں کے باہمی تعلقات متاثر ہوتے ہیں۔

چغلی کھانے والے کی ذات سے صرف دوسروں ہی کو نقصان نہیں پہنچتا بلکہ وہ خود بھی نقصان اٹھاتا ہے۔

مختصر جواب تحریر کریں۔

- **حضرت داؤد علیہ السلام کا تعارف لکھیں۔**

حضرت داؤد علیہ السلام اللہ کے بر گزیدہ نبی اور بادشاہ تھے۔ان پر زبور نازل ہوئی۔آپ حضرت یعقوب کی اولاد میں سے ہیں۔قرآن مجید میں آپکو خلیفتہ الارض کہا گیا ہے۔

- **حضرت داؤد علیہ السلام کی کوئی سی دو خوبیاں لکھیں۔**

1۔آپ کی آواز بہت سریلی تھی۔2۔آپ اللہ کے عبادت گزار تھے۔

- **حضرت داود کے ساتھ تسبیح میں کون کون سی مخلوق شامل ہوتی تھی؟**

انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ کے ساتھ تلاوت اور حمد و ثنا میں شریک ہو جاتے

تفصیلی جواب تحریر کریں۔

- **حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات لکھیں۔**

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ان میں سے چند یہ ہیں:

پہاڑوں اور پرندوں کا ان کے ساتھ تسبیح کرنا۔

لوہے کا ان کے ہاتھوں میں موم کی طرح نرم ہو جانا۔

حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور کا نزول۔

- **حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟**

حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی مدد کرتا ہے۔ ہمیں ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور اس کی عبادت کرنی چاہیے۔اور اللہ نے انہیں بادشاہت دی تو انہوں نے عدل وانصاف سے حکومت کی۔

باب ششم، ہدایت کے سرچشمے اور مشاہیر اسلام حضرت دائود علیہ السلام

حضرت داؤد کے معجزات لکھیں؟

اللہ نے حضرت داؤد کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ حضرت داؤد کے ہاتھ میں لوہا اور فولاد موم کی طرح نرم ہو جاتا تھا۔ سخت مشقت کے بغیر آپ اس سے زرہیں بنا لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو نہایت خوب صورت اور مترنم آواز عطا فرمائی تھی۔ جب آپ زبور کی تلاوت کرتے یا اللہ کی حمد وثنا بیان فرماتے تو انسان، پرندے اور پہاڑ بھی آپ کے ساتھ حمد وثناء میں شریک ہو جاتے تھے۔

حضرت داؤد کی زندگی میں ہمارے لیے کیا سبق ہے؟

آپ کی زندگی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ رزق حلال کمانے کے لئے کوئی جائز پیشہ اختیار کرنا انبیا کا مقدس طریقہ ہے۔ محنت، صبر، انصاف اور توکل اللہ اپنا کر انسان دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

مختصر جواب تحریر کریں۔

- **حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ کے تعارف میں دو جملے لکھیں۔**

حضرت عیسی علیہ السلام کی والدہ کا نام مریم تھا۔

وہ نہایت پاکیزہ اور نیک سیرت خاتون تھیں۔

- **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں دوبارہ تشریف آوری کے بارے میں لکھیں۔**

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔

وہ دجال کو قتل کریں گے اور دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے۔

- **لوگوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کی مخالفت کیوں کی؟**

کچھ لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت ان کے معجزات اور تعلیمات کی وجہ سے کی۔

ان کا خیال تھا کہ وہ ان کے مذہبی عقائد کے خلاف ہیں۔

- **حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہمارے لیے کیا نصیحت ہے؟**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ہمیں اللہ پر بھروسہ کرنے، نیک اعمال کرنے اور دوسروں سے محبت کرنے کی نصیحت کرتی ہے۔

تفصیلی جواب تحریر کریں۔

- **حضرت عیسی علیہ السلام نے والدہ کی گود میں لوگوں سے کیا بات کی؟**

جب لوگوں نے حضرت مریم علیہا السلام پر تہمت لگائی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے گود میں ہی بول کر اپنی والدہ کی پاکیزگی کی گواہی دی۔

انہوں نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

- **حضرت عیسی علیہ السلام کے معجزات لکھیں۔**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

بیماروں کو شفا دینا۔

مردوں کو زندہ کرنا۔

مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں جان ڈالنا۔

بغیر باپ کے پیدا ہونا۔

حضرت عیسی ابن مریم حضرت عیسی نے والدہ کی گود میں لوگوں سے کیا بات کی؟

حضرت عیسی نے فرمایا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔ اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک میں زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کا ارشاد فرمایا ہے۔ مجھے اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا) اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا۔ اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام و رحمت ہے۔

حضرت عیسی کے معجزات لکھیں؟

حضرت عیسی مٹی کا پرندہ بنا کر اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ کے حکم سے اُڑنا شروع کر دیتا۔

آپ پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اللہ کے حکم سے شفایاب کر دیتے۔

اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتے۔

آپ اللہ کے حکم سے لوگوں کو بتا دیتے تھے کہ وہ کیا کھا کر آئے ہیں اور ان کے گھروں میں کیا کچھ موجود ہے۔

مختصر جواب تحریر کریں۔

- **حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی علمی فضیلت لکھیں۔**

حضرت علی رضی اللہ عنہ علم کا شہر تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔"

حضرت علی بچپن ہی سے لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔آپ کاتب وحی اور حافظ قرآن تھے۔آپ قرآن کی ہر آیت کے شان نزول کے بارے میں جانتے تھے۔ علم فقہ میں آپکو نمایاں مقام حاصل تھا۔

- **حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کے القابات تحریر کریں۔**

المرتضی،اسد اللہ،حیدر کرار۔فاتح خیبر

- **مباہلے میں نبی اکرم کے ساتھ کون تھے؟**

حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم۔

- **حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟**

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سیرت سے ہمیں علم، بہادری، عدل اور اللہ پر بھروسہ کرنے کا سبق ملتا ہے۔

تفصیلی جواب تحریر کریں۔

- **حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ نے غزوہ خیبر میں کیا کردار ادا کیا؟**

غزوہ خیبر میں جب مسلمانوں کو قلعہ فتح کرنے میں دشواری پیش آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بہادری اور شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ پھینکا اور مسلمانوں کو فتح دلائی۔

- **حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمات بیان کریں۔**

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمات بے شمار ہیں۔ان میں سے چند یہ ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے۔

غزوات میں بہادری سے لڑے۔

خلافت راشدہ میں عدل وانصاف سے حکومت کی۔

علم اور فقہ میں مہارت رکھتے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ زہرا سے نکاح ہوا۔

حضرت علی مرتضی

حضرت علی نے نے غزوہ خیبر میں کیا کردار ادا کیا؟

غزوہ خیبر میں آپ نے مشہور یہودی سردار "مرحب کو پہلے ہی وار میں قتل کر دیا جس کی وجہ سے یہودیوں کا مضبوط قلعہ ناعم "فتح ہوا۔اسی وجہ سے آپ کو "فاتح خیبر "اور اسد اللہ، یعنی اللہ کا شیر کہا جاتا ہے بہادری کے خوب جوہر دکھائے.۔

حضرت علی کی خدمات بیان کریں؟

"حضرت علی کی خدمات "

حضرت علی نے کا دورِ خلافت تقریباًچار سال نوماہ ہے آپ نے دوراندیشی اور حکمت عملی سے مدینہ منورہ میں امن قائم کیا آپ نے ملک کی حفاظت کے لئے بڑی اور چھوٹی چھاؤنیاں" قائم کیں دریائے فرات پر ایک پل تعمیر کروایا اور مساجد تعمیر کرائیں۔آپ نے نے بیت المال کی حفاظت کا اہتمام کیا آپ نے قاضیوں کو دین حق کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیا۔آپ کے عدل وانصاف سے متاثر ہو کر کئی لوگوں نے اسلام قبول کیا۔آپ نے بہت سے علاقے فتح کیئے اور اسلامی ریاست کو وسعت دی۔

مختصر جواب تحریر کریں۔

- **حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف کے نام لکھیں۔**

کشف المحجوب، کشف الاسرار

- **سید محمد راشد روضہ دھنی رحمتہ اللہ علیہ نے تبلیغ دین کے لیے کن علاقوں کا سفر کیا؟**

سندھ اور گردونواح کے علاقے (پنجاب، بلوچستان، راجستھان تک)

- **حضرت جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ کی وجہ شہرت لکھیں۔**

مثنوی مولانا روم۔ صوفی شاعری

- **شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ نے لوگوں کو کیا تعلیم دی؟**

توحید، تقویٰ، اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کی تعلیم دی۔

تفصیلی جواب تحریر کریں۔

- **کوئی سے دو صوفیہ کرام کے عظمت و کردار کے بارے میں تحریر کریں۔**

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمتہ اللہ علیہ:

آپ ایک عظیم عالم اور صوفی تھے۔ آپ نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں تصوف کے اسرار و رموز بیان کیے۔ آپ نے لاہور میں اسلام کی تبلیغ کی اور ہزاروں لوگوں کو راہ راست پر لائے۔ آپ کی تعلیمات آج بھی لوگوں کے لیے مشعل راہ ہیں۔

حضرت جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ:

آپ ایک عظیم شاعر اور صوفی تھے۔ آپ کی مثنوی مولانا روم دنیا کی مشہور ترین صوفیانہ کتابوں میں سے ایک ہے۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی محبت اور معرفت کا درس دیا۔ آپ کی تعلیمات آج بھی لوگوں کے دلوں کو گرماتی ہیں۔

- **صوفیہ کرام کی تعلیمات سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟**

صوفیہ کرام کی تعلیمات سے ہمیں یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی رضا حاصل کرنا زندگی کا مقصد ہے۔

انسان کو اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانا چاہیے۔

تمام انسان برابر ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور احترام سے پیش آنا چاہیے۔

دنیا فانی ہے اور ہمیں آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔

اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور ہر حال میں اس کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

صوفیائے کرام رحمۃ اللہ

کوئی سے دو صوفیائے کرام کی عظمت و کردار کے بارے میں تحریر کریں؟

حضرت جلال الدین رومی

آپ کا شمار اپنے دور کے اکابر صوفیہ میں ہوتا۔ ہے آپ فقہ اور تصوف کے بہت بڑے عالم تھے آپ ایک صوفی شاعر کے طور پر مشہور ہوئے حضرت جلال الدین رومی 604 میں خراماں کے شہر بلخ میں پیدا ہوئے. آپ کا نام محمد اور لقب جلال الدین ہے۔ آپ مولانا رومی کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ نے لوگوں کو میانہ روی اختیار کرنے اور غرور و تکبر سے دور رہنے کا درس دیا۔

حضرت داتا گنج بخش ہجویری

حضرت داتا گنج بخش ہجویری کا نام علی اور کنیت "ابوالحسن" ہے۔ آپ 1009 میں افغانستان کے شہر غزنی کے قریب ہجویر میں پیدا ہوئے حضرت داتا گنج بخش اپنے دور کے بہت بڑے صوفی اور ولی اللہ تھے۔ آپ نے لوگوں کی کی اصلاح کیلئے بہت ساری کتابیں لکھیں۔

صوفیائے کرام نے کی تعلیمات سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

صوفیا اکرام اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے احکام کی مکمل پابندی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دیتے ہیں صوفیا کرام کی تعلیمات سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ ہمیں بھی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت و تبلیغ کرنا چاہیے اور اس مقصد کے لیے کسی قسم کی مشکلات سے پریشان نہیں ہونا چاہیئے۔

مختصر جواب تحریر کریں۔

- **اسلام میں کن چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے؟**

اسلام میں ہر اس چیز سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جو انسانی جان، مال اور عزت کے لیے نقصان دہ ہو۔

- **نشہ آور چیزوں کے بارے میں اسلام نے کیا حکم دیا ہے؟**

اسلام نے تمام نشہ آور چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔

- **اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے کے بارے میں قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

"اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"۔(سورہ البقرہ:195)

- **زندگی کی حفاظت کے لیے نبی اکرم نے کیا اصول مقرر کیا ہے؟**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کی حفاظت کے لیے یہ اصول مقرر کیا کہ ہر وہ چیز جو جان کے لیے نقصان دہ ہو، اس سے بچا جائے۔

نبی کریم نے انسانی جان کی حفاظت کے بارے میں فرمایا: مسلمان کا خون، مال، عزت وآبرو دوسرے انسان پر حرام ہے۔

تفصیلی جواب تحریر کریں۔

- **انسانی جان ومال اور عزت کی حفاظت کی ضرورت واہمیت بیان کریں۔**

انسانی جان، مال اور عزت اللہ تعالی کی امانتیں ہیں۔ ان کی حفاظت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اسلام میں ان تینوں چیزوں کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ انسانی جان کی حفاظت اس لیے ضروری ہے کہ یہ اللہ تعالی کی تخلیق ہے۔ مال کی حفاظت اس لیے ضروری ہے کہ یہ زندگی کی ضروریات پوری کرنے کا ذریعہ ہے۔ عزت کی حفاظت اس لیے ضروری ہے کہ یہ انسان کی شناخت ہے۔ ان تینوں چیزوں کی حفاظت سے معاشرے میں امن وامان قائم ہوتا ہے اور لوگ خوشحال زندگی گزارتے ہیں۔

- **اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ناگہانی آفات سے بچاؤ کی تدابیر تحریر کریں۔**

اسلامی تعلیمات میں ناگہانی آفات سے بچاؤ کے لیے درج ذیل تدابیر بتائی گئی ہیں:

اللہ تعالی پر بھروسہ: ہر مسلمان کو اللہ تعالی پر بھروسہ رکھنا چاہیے اور ہر حال میں اس سے مدد مانگنی چاہیے۔

توبہ اور استغفار: گناہوں سے توبہ اور استغفار کرنا چاہیے، کیونکہ آفات گناہوں کی وجہ سے بھی آتی ہیں۔

احتیاطی تدابیر: قدرتی آفات سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ مثلاً، زلزلہ سے بچنے کے لیے مضبوط عمارتیں بنانی چاہئیں اور سیلاب سے بچنے کے لیے محفوظ مقامات پر رہنا چاہیے۔

مدد اور تعاون: ناگہانی آفات کے وقت ایک دوسرے کی مدد اور تعاون کرنا چاہیے۔

دعا: آفات سے بچنے کے لیے اللہ تعالی سے دعا کرنی چاہیے۔

اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے

سبق حادثات سے بچنے کی تدابیر

تفصیل جوابات لکھیں۔

انسانی جان کی حفاظت کی ضرورت واہمیت بیان کریں۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے

ترجمہ " جس نے ایک انسان کی جان بچائی گویا اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی"(سورۃ المائدہ، آیت : 32

نبی اکرم نے انسانی جان کی اہمیت کے بارے میں فرمایا ہر مسلمان کا خون ومال وعزت وآبرو دوسرے مسلمان پر حرام ہے (سنن ابن ماجہ) زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ اس کی حفاظت کرنا ضروری ہے ہر وہ چیز جو انسانی جان کے لیے خطرہ نقصان یا ہلاکت کا باعث ہو۔ اسلام میں اس سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ شدید بیماری یا شدید سردی کے موسم میں آپ نے وضو کی بجائے تیمم کی اجازت دی ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشن میں ناگہانی آفات سے بچاو کی تدابیر تحریر کریں

اسلام ناگہانی آفات کی صورت میں انسانی جان کے کے تحفظ کی ترتیب دیتا ہے۔ ناگہانی آفات میں سیلاب طوفان وغیرہ شامل ہیں۔ وبا پھیلنے کی صورت میں اہل علاقہ نہ تو ہجرت کریں اور نہ ہی کوئی علاقے میں داخل ہو نبی کریم نے فرمایا

اگر کسی علاقے میں طاعون پھیل جائے اور تم اس میں ہو تو اس سے نہ نکلو صحیح بخاری،

ایک مسلمان کی حثییت سے زندگی گزارے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی زندگی کی حفاظت کریں اور اسکو نقصان نہ پہنچائیں۔ اپنے آپ کو آفات سے بچانے کے لیے درج ذیل تدابیر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

جو چیزیں صحت کے لیے نقصان دہ ہوان سے اجتناب کریں۔ سڑک پار کرتے ہوئے جلدی نہ کی جائے۔

ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں اور تیز رفتاری سے اجتناب کیا جائے۔

حادثے کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے

بارش کے دنوں میں بجلی کے کھمبوں اور برقی آلات سے دور ہیں۔

گیس کے ہیٹر اور چولہے غیر ضروری طور پر کھلے نہ چھوڑیں

مختصر جواب تحریر کریں۔

- **شجرکاری کے بارے میں ایک حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔**

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر کوئی مسلمان درخت لگاتا ہے، یا کھیتی بوتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، یا انسان، یا جانور کھاتا ہے، تو وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے"۔ (صحیح بخاری)

جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔ (صحیح بخاری، کتاب المزارعۃ، حدیث:2320)

- **حیوانات اور چرند پرند کے لیے درخت کیا اہمیت رکھتے ہیں؟**

درخت حیوانات اور چرند پرند کے لیے خوراک، پناہ گاہ اور سایہ فراہم کرتے ہیں۔

- **شجرکاری کے تین فائدے لکھیں۔**

ماحول کو صاف ستھرا رکھنا۔

آکسیجن فراہم کرنا۔

موسمیاتی تبدیلیوں سے بچاؤ۔

عالمی حرارت کے مسئلے سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

شجرکاری کو فروغ دینا چاہیے۔

تفصیلی جواب تحریر کریں۔

- **قرآن وسنت کی روشنی میں شجر کاری کی اہمیت تحریر کریں۔**

اسلام میں شجر کاری کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے درختوں کو اپنی نعمتوں میں سے ایک نعمت قرار دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شجر کاری کی ترغیب دی ہے اور درخت لگانے کو صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔ اسلام میں درختوں کو کاٹنے سے منع کیا گیا ہے اور ان کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

- **شجر کاری کے بارے میں اُسوہ حسنہ سے مثالیں لکھیں۔**

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی درخت لگائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کی ترغیب دی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر قیامت قائم ہو رہی ہو اور کسی کے ہاتھ میں پودا ہو تو اگر وہ اسے لگا سکتا ہے تو اسے لگا دینا چاہیے۔

جنگ کے دوران بھی درختوں کو کاٹنے سے منع فرمایا۔

قرآن وسنت کی روشنی میں شجر کاری کی اہمیت تحریر کریں۔

پودے اور درخت انسانی زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر پودوں اور درختوں کا ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

یہی اللہ تعالیٰ تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا جسے تم پیتے ہو اور اس سے درخت بھی شاداب ہوتے ہیں جن میں تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے پودوں اور درختوں کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ اور انسانوں کے لیے ان کے فائدے بھی بیان کیے ہیں۔ دین اسلام نے شجر کاری کو بہترین نعمت اور صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔

حضرت محمد نے فرمایا: مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان یا چوپایہ کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوتا

اسلامیات کلاس پنجم (معروضی سوالات حل شدہ)

خالی جگہ پر کریں

آخرت

1	2	3	4	5
مسلمان	ابدی	بدلے	نعمتیں	کامیاب

ختم نبوت اور اطاعت رسول

1	2	3	4	5
پیروی	اطاعت	نبی	راہنمائی	قرآن مجید

جمعۃ المبارک

1	2	3	4	5
مسلمان	خطبہ	تربیت	پہلی	درود

عیدین

1	2	3	4	5
خوشی	انعام	اذان	خاموشی اور توجہ	ہر بال

معراج النبی۔ بیعت عقبہ اولی وثانیہ

1	2	3	4	5
منی	حضر اسد بن ذرارہ	حضرت عباس	بااثر اور نامور	خیانت

ہجرت مدینہ

1	2	3	4	5
اپنا علاقہ	سورۃ یسین	پارلیمنٹ	قریش	اسلامی ریاست

مواخات مدینہ

1	2	3	4	5
مواخات	کلمے	استحکام	کاشتکاری	محبت والفت

مسجد نبوی

1	2	3	4	5
تعمیر	زمین	صحابہ کرام	ایک چبوترہ	توسیع

میثاق مدینہ

1	2	3	4	5
غیر مسلموں	امن	اوس اور خزرج	اشاعت و تبلیغ	رواداری

غزوات نبوی

1	2	3	4	5
غزوہ بدر	فرشتے	کئی دن	غزوہ خندق	مسلمانوں

رواداری

1	2	3	4	5
جبر	حقوق	مذاہب	مذہبی	امن

عفوودرگزراور رحم دلی

1	2	3	4	5
معاف کردینا	چھوڑنا	صفات	غصے	معاف

کفایت شعاری

1	2	3	4	5
سادہ	اخلاق و کردار	حدود وقیود	محتاج	آسان

ایفائے عہد

1	2	3	4	5
قیامت کے	وعدہ	وعدے	ناپسندیدہ	ذلت ورسوائی

اسلامی اخوت

1	2	3	4	5
کلمے	فرق	اخوت	اتحاد	عزت وتکریم

چغل خوری

1	2	3	4	5
بدترین	نفرت	اتحاداوراعتماد	ناراضگی وعذاب	خیر خواہ

حضرت داود

1	2	3	4	5
بادشاہت	کثرت عبادت اور نیکی	مترنم	زرہیں	مقدس

حضرت عیسی ابن مریم

1	2	3	4	5
حضرت مریم	انجیل	آخرت	زندہ	باتیں

حضرت علی المرتضی

1	2	3	4	5
چوتھے	حیدر	فاطمہ بنت اسد	دس سال	عراق

صوفیائے کرام

1	2	3	4	5
اسلام	فقیہ	میانہ روی	باعمل	خدمت خلق

حادثات سے بچنے کی تدبیر

5	4	3	2	1
عمل	بجلی کے کھمبوں	تحفظ	نعمت	دین

پودوں اور درختوں کی اہمیت

5	4	3	2	1
مذمت	آلودگی	شجرکاری	مسکن	انعامات

کون سے کام کرنے چاہیے	کن کاموں سے بچنا چاہیے
ماں باپ کا کہنا ماننا	جھوٹ بولنا
عبادت کرنا	کسی کو تکلیف دینا
دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا	وعدہ خلافی
وعدے کی پابندی	تہمت لگانا
صفائی کا خیال رکھنا	گالی دینا
وقت کی پابندی	لڑائی کرنا

کالم ملائیں

کالم الف	کالم ب	کالم ج
پہلے آسمان پر		حضرت آدم
دوسرے آسمان پر		حضرت عیسی، حضرت یحیی
تیسرے آسمان پر		حضرت یوسف
چوتھے آسمان پر		حضرت ادریس
پانچویں آسمان پر		حضرت ہارون
چھٹے آسمان پر		حضرت موسی
ساتویں آسمان پر		حضرت ابراہیم

درست جواب پر(√)کانشان لگائیں

آخرت

1	2	3	4	5
ب	الف	ج	الف	د

ختم نبوت اور اطاعت رسول

1	2	3	4	5
الف	الف	د	ج	د

زکوۃ

1	2	3	4	5
ج	ج	الف	ج	د

جمعۃ المبارک

1	2	3	4	5
ب	د	الف	ج	ب

عیدین

1	2	3	4	5
ب	د	الف	الف	الف

معراج النبی۔

1	2	3	4	5
الف	الف	د	الف	ب

بیعت عقبہ اولی وثانیہ

1	2	3	4	5
ب	د	ج	ج	د

ہجرت مدینہ

1	2	3	4	5
ج	ج	الف	ب	ج

مواخات مدینہ

1	2	3	4	5
ج	ب	ج	ب	الف

مسجد نبوی

5	4	3	2	1
ب	ج	د	الف	ب

میثاق مدینہ

5	4	3	2	1
د	ج	ب	الف	ب

غزوات نبوی

5	4	3	2	1
ب	الف	ب	د	الف

رواداری

5	4	3	2	1
ب	الف	ج	ب	ب

عفوودر گزراور رحم دلی

5	4	3	2	1
الف	ج	الف	ج	ب

کفایت شعاری

5	4	3	2	1
الف	ب	ج	ب	د

ایفائے عہد

5	4	3	2	1
ب	ج	الف	د	ب

اسلامی اخوت

5	4	3	2	1
الف	ب	د	الف	ج

چغل خوری

5	4	3	2	1
الف	ب	الف	الف	د

حضرت داود

5	4	3	2	1
ب	ب	ب	ج	د

حضرت عیسیٰ ابن مریم

1	2	3	4	5
الف	ب	د	ب	الف

حضرت علی المرتضیٰ

1	2	3	4	5
ج	الف	الف	الف	ج

صوفیائے کرام

1	2	3	4	5
الف	ج	الف	الف	ج

حادثات سے بچنے کی تدبیر

1	2	3	4	5
ج	ب	ب	الف	الف

پودوں اور درختوں کی اہمیت

1	2	3	4	5
الف	ج	ج	ب	د